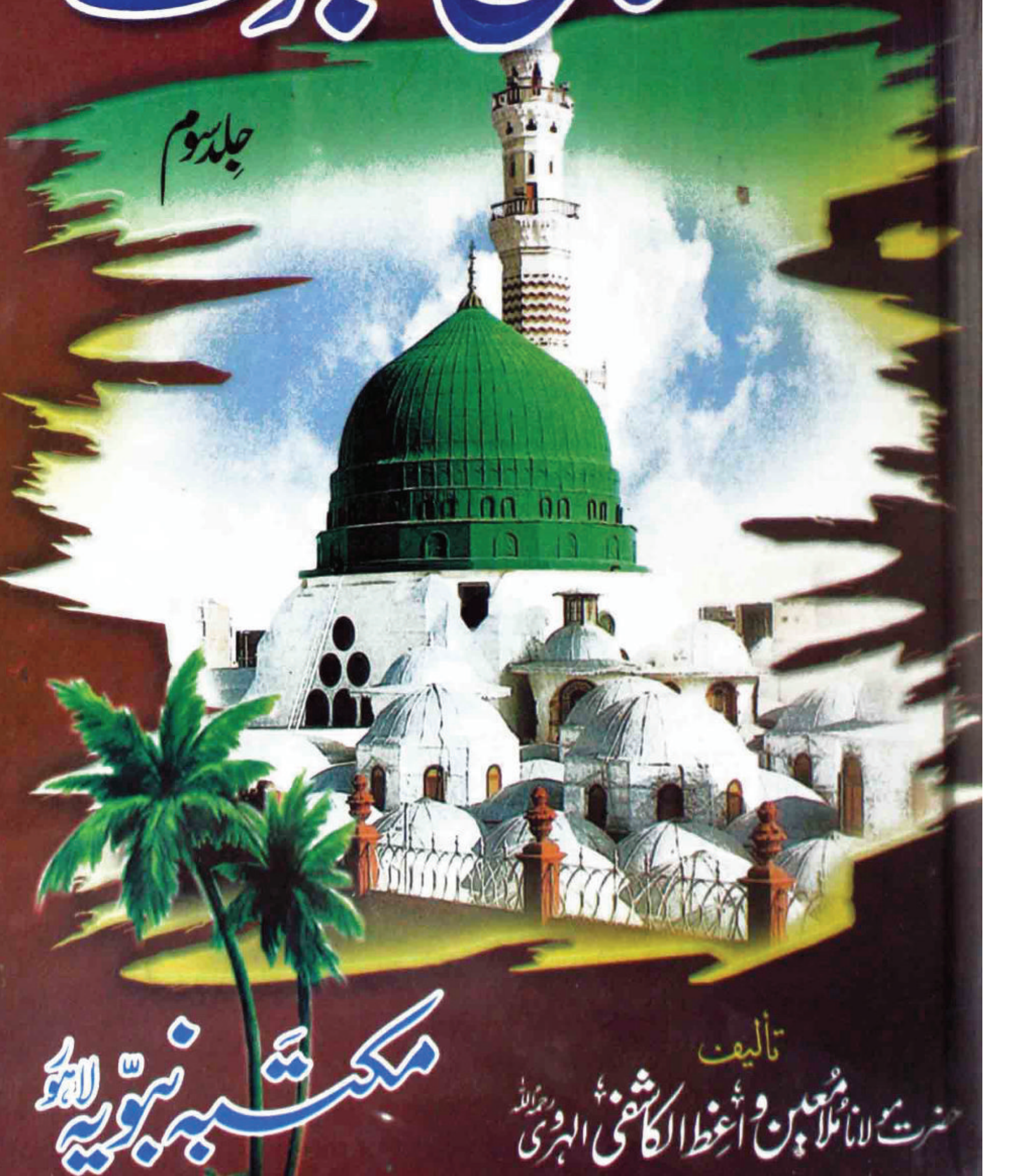
طلع البدر علینا سے الیوم اکملت لکم دینکم تک

# معارج النبوت

جلد سوم



تالیف

حضرت مولانا ملا معین واعظ الکاشفی الہروی رحمۃ اللہ

مکتبہ نبویہ لاہور

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | ................ | "معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ" |
| مصنف | ................ | حضرت ملا معین الواعظ الہروی الفراہی |
| موضوع | ................ | سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم |
| جلد سوم | ................ | طلع البدر علینا سے |
| | ................ | الیوم اکملت لکم دینکم تک |
| اردو مترجمین | ................ | پیر زادہ اقبال احمد فاروقی مدظلہ العالی |
| | ................ | حکیم مولانا محمد اصغر فاروقی مدظلہ العالی |
| سال تصنیف | ................ | ۸۹۹ ہجری |
| سال طباعت فارسی | ................ | ۱۸۹۲ ہجری |
| سال طباعت اردو | ................ | ۱۹۸۱ ہجری |
| سال طباعت نو | ................ | ۱۴۲۸ ہجری - مطابق ۲۰۰۹ء |
| صفحات | ................ | ۶۷۲ |
| ناشر | ................ | مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور - |
| قیمت مجلد | ................ | 300 روپے |

مکتبہ نبویہ : گنج بخش روڈ، لاہور

عبد الحجارة من سفاهة راسه وعبدت رب العالمین بصواب
لا تحسبن اللہ خاذن دینہ ونبیہ یا معشر الاحزاب

نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا،

مبارزۃ علی بن ابی طالب یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیمۃ، یعنی علی کی روز خندق مبارزت قیامت تک میری امت کے اعمال سے زیادہ افضل ہے۔ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما مجلس ہمایوں میں موجود تھے، جب وہ آئے تو کھڑے ہو گئے اور علیؓ کے سر کو بوسہ دیا، اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے پڑھا وکفی اللہ المومنین القتال بعلی وکان اللہ عزیزاً حکیما،

قریش نے ان دونوں کی لاشوں کو خریدنے کے لیے کسی شخص کو بھیجا تاکہ پوری دیت دے کر خرید لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں ان کے ناپاک جسموں اور ان کی خبیث قیمت کی ضرورت نہیں، انہیں لے جانے دو۔ خلاصۂ کلام یہ کہ الحمد للہ پہلے ہی روز مسلمانوں کو فتح عظیم حاصل ہوئی اور مخالفین کو مکمل شکست۔ مسلمانوں نے اس سے علیؓ کی برکت سے نیک فال لی۔ ایک اور روایت ہے کہ اسی روز یا دوسرے روز یا دوسرے روز کفار نے پھر عقیق کے مقام سے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کے لیے مدینہ کی طرف رُخ کیا اور خندق کے اطراف وجوانب سے جنگ شروع کر دی۔ بنی قریظہ عہد توڑ کر صبح سے شام تک خندق کے کنارے جرأت کر کے جنگ کرتے رہے۔ ابوسفیان نے مشرکین کی ایک جماعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کے برابر رکھا اور مسلمانوں کو اس طرح مشغول رکھا کہ اپنی جگہوں کو نہ جا سکے۔ اس روز اس قدر شدید جنگ ہوئی کہ مہاجرین و انصار کی نماز ظہر، عصر اور مغرب فوت ہو گئی۔ جب جنگ ختم ہو گئی تو بلال رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ پر نماز کے لیے اذان کہی، اور اقامت کہہ کر ان نمازوں کی ترتیب وار قضا کی۔ حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار پر نفرین کرتے ہوئے فرمایا ملاء اللہ بیوتھم وقبورھم نارا کما نقلونا عن الصلوۃ الوسطی والعصر حتی جانب الشمس۔